عقیدہِ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارا عقیدہِ ختم نبوت کیا ہے؟ اس کو مع الدلائل بیان فرمادیں پلیز۔اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار کیوں کافر ہیں۔ان کے عقائد کو بیان کردیں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطاکرے۔

سائل:عبداللہ فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

تمام مسلمانوں کا نبی الانبیاء محمدِمصطفی ﷺ کے بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم ،خاتم النبیّن ہیں یعنی آپ آخری نبی ہیں اور اللہ عزوجل نے سلسلہ نبوّت محمدِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم کر دیا ، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا اس کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا جو حضور ﷺ کے زمانہ میں یا حضور ﷺکے بعد کسی کو نبوّت ملنا مانے یا اس کا امکان جانے، کافر ہے اور جو ایسے شخص کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔کیونکہ یہ عقیدہ قطعی، ایمانی،قرآنی ، یقینی ،اذعانی ، اجماعی عقیدہ ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی قرآن میں فرماتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔(پ۲۲، الأحزاب:۴۰)

اور بخاری شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "وأنا خاتم النبیین"میں نبیوں میں سے آخری نبی ہوں۔

("صحيح البخاري"، كتاب المناقب، باب خاتم النبيين صلی اللہ علیہ وسلم، الحديث: ۳۵۳۵، ج۲، ص۴۸۵)

ترمذی شریف میں ہے کہ **"وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"** میں نبیوں کا آخری ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

("سنن الترمذي"، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ... إلخ، الحديث: ۲۲۲۶، ج۴، ص۹۳)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ**"رسالت اور نبوت ختم ہوگئی اور میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی کوئی نبی ۔

(سنن الترمذي"، كتاب الرؤیا، باب ذہبت النبوۃ وبقیت المبشرات، ج۴، ص۱۲۱، الحديث:۲۲۷۹)

اعلی حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن "المعتقد المنتقد" میں فرماتے ہیں۔

ومنها: أن يؤمن بأن الله ختم بہ النبيين ـــوہذه المسألۃ لا ينكرہا إلاّ من لا يعتقد نبوتہ؛ لأنّہ إن كان مصدقا بنبوتہ اعتقده صادقا في كل ما أخبر بہ، إذ الحجج التي ثبت بہا بطريق التواتر نبوتُہ ثبت بہا أيضا أنّہ آخر الأنبياء في زمانہ وبعده إلى القيامۃ لا يكون نبي، فمن شك فيہ يكون شاكا فيہا أيضا، وأيضا من يقول: إنّہ كان نبي بعده، أو يكون، أو موجود وكذا من قال: يمكن أن يكون، فهو كافر""

(المعتقد المنتقد"، تكميل الباب، ص۱۱۹ـ۱۲۰)

اعلی حضرت امام اھلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا قطعاً محال وباطل جاننا فرضِ اجل وجزءِ ایقان ہے (وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنی ضعیف احتمال خفیف سے تو ہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اِجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی،کافر ہونے میں شک و تردّدکو راہ دے وہ بھی کافر ہیں ۔

(الفتاوی الرضویۃ"، ج۱۵، ص، ۵۷۸)

اور درمختا رمیں ہے کہ جو اِن خباثتوں پر مطلع ہو کر "مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِہٖ وَكُفْرِہٖ فَقَدْ كَفَرَ"" ایسا عقیدہ رکھنے والے کے عذاب و کفر میں شک کرے، خود کافر ہے۔

("الدر المختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۵۶ـ۳۵۷. و"الفتاوی الرضویۃ"، ج۲۱، ص۲۷۹)

مرزا غلام احمد اور قادیانی :قادیانی لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے ہیں،اور مرزا غلام احمد وہ شخص نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ خود مدّعی نبوت بننا کافر ہونے کے لیے کافی تھا کہ اس میں قرآنِ مجید کا انکار ہے کیونکہ محمد مصطفی ﷺ کو قرآن نے خاتم النبیین قرار دیا، مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا۔

اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں، خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیِّبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے، جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہِل جاتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی تقریباً ۸۰ اَسّی سے زائد کتابیں ہیں ، جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: " انجامِ آتھم"، "ضمیمہ اَنجامِ آتھم" ، "کشتیئ نوح" ، "اِزالہ اَوہام"، " دافع البلاء ومعیار اھل الاصطفائ"، "اربعین" اور "براہین اَحمدیہ" وغیرہا ، "روحانی خزائن " نامی کتاب میں ان کتابوں کو ۲۳ تیئس حصوں میں جمع کیا گیا ہے ۔ نیز اس شیطان کے کئی اشتہارات ہیں جو تین۳ حصوں میں جمع کئے گئے ہیں، اور مغلظات بھی ہیں ، جنہیں۱۰ د س حصوں میں "ملفوظات" کے نام سے جمع کیا گیا ہے ۔

اب اس کی کتابوں سے اُس کے مغلظ اقوال سُنیے۔ اور ہم نے اس کی عبارات کا عکس پیسٹ کردیا ہے تاکہ کسی قسم کا کوئی شک نہ رہے۔

مرزا "اِزالہ اَوہام" صفحہ 533 میں لکھتا ہے ۔خدا تعالیٰ نے "براہین احمدیہ" میں اس عاجز کا نام امّتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

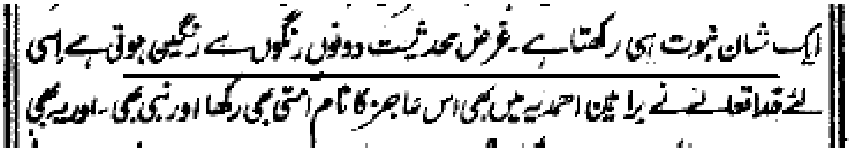

ایک شان نبوت بھی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے اسی
لئے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ اور یہ بھی

(اِزالہ اَوہام" صفحہ ۵۳۳، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج ۳، ص ۳۸۶)

"انجام آتھم" صفحہ 52 میں لکھتا ہے: اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔

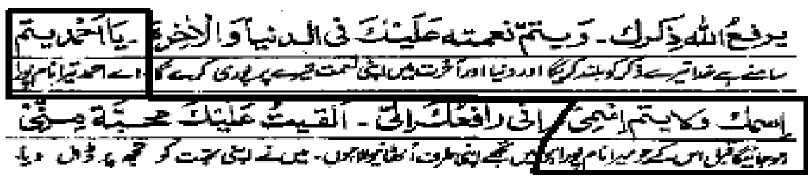

یرفع اللہ ذکرک۔ ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والآخرۃ۔ یا احمد یتم
سامنے سے خدا تیرے ذکر کو بلند کرے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے گا۔ اے احمد تیرا نام پورا
اسمک ولا یتم اسمی۔ انی رافعک الیّ۔ القیت علیک محبۃ منّی
ہو جائے گا قبل اس کے کہ جو میرا نام پورا ہو۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ میں نے اپنی محبت کو تجھ پر ڈال دیا

("انجام آتھم" صفحہ ۵۲ ، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج ۱۱، ص۵۲)

نبی الانبیاء محمدمصطفی ﷺ کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں اس انہیں اپنے اوپر جَما لیا۔

"انجام" صفحہ ۷۸ میں کہتا ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾) "تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔" رحمت میں ہوں۔ نیز یہ آیہ کریمہ (وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ ۔سے اپنی ذات مراد لیتا ہے۔

"دافع البلاء" صفحہ ۶ میں ہے: مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ أَوْلاَدِيْ أَنْتَ مِنِّي وَأنَا مِنْکَ"یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

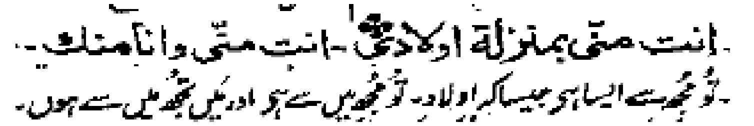

انت منّی بمنزلۃ اولادی۔ انت منّی وانا منک۔
تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ اولاد۔ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔

"اِزالہ اَوہام" صفحہ 688 لکھتا ہے : محمدمصطفی ﷺ کے اِلہام و وحی غلط نکلی تھیں۔

ص ۶۸۸ | جو عملی طور پر سکھلائے نہیں جاتے اور نہ اُن کی جزئیات مخفیہ سمجھائی جاتی ہیں۔ انبیاء سے
بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے۔ مثلاً اس خواب کی بنا پر جس کا قرآن کریم
میں ذکر ہے جو بعض مومنوں کے لئے موجب ابتلاء کا ہوئی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد کیا اور کئی دن تک منزل بمنزل طے کر کے اس
بلدہ مبارکہ تک پہنچے مگر کفار نے طواف خانہ کعبہ سے روک دیا اور اُس وقت اس رؤیا
کی تعبیر ظہور میں نہ آئی۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی امید
پر یہ سفر کیا تھا کہ اسی سفر میں ہی طواف میسر آجائے گا اور بلاشبہ رسول اللہ صلعم کی
خواب وحی میں داخل ہے لیکن اس وحی کے اصل معنے سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ
نہیں کیا گیا تھا تبھی تو خدا جانے کئی روز تک مصائب سفر اٹھا کر مکہ معظمہ میں پہنچے۔

ازالہ اوہام کے صفحہ 8 میں ہے: حضرت مُوسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اُس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں، جس صورت پر حضرت مُوسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھی تھی، غایت ما فی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

ص ۸ | کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے حضرت موسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت
پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھ لی تھی۔ غایت
ما فی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلطی نفس الہام

"اِزالہ اَوہام" کے صفحہ 750 میں ہے:سورہ بقر میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہوگیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دے دیا تھا، یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علمِ مِسمریزم تھا۔

اب اس قصہ سے وقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بعض کا خیال
ہے کہ یہ صرف ایک دھمکی تھی کہ تا چور بیدل ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے۔ لیکن علاوہ اسی تاویل
سے عالم الغیب کا عجز ظاہر ہوتا ہے اور ایسی تاویلیں وہ لوگ کرتے ہیں کہ جن کو
عالم ملکوت کے اسرار سے حصہ نہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق علم عمل الترب تھا جس کو | ۷۵۰
مسمریزم کا ایک شعبہ تھا جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات

مِسمِریزم وہ علم ہے کہ جسے ڈاکٹر مسمر نےایجاد کیا تھا جو آسٹریا میں رہتا تھا۔ یہ ایسا ایک علم جس میں تصور یا خیال کا اثر دوسرے کے دل پر ڈال کر پوشیدہ اور آئندہ کے حالات پوچھے جاتے ہیں.

("فیروز اللغات"، ص۱۲۴۷)

ازالہ اوہام کے صفحہ 753میں لکھتا ہے: حضرت اِبراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے، وہ بھی اُن کا مِسمریزم کا عمل تھا

> کہ جو قرآن کریم میں چار پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ اُن کو اجزاء متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چار پہاڑیوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر وہ بلانے سے آگئے تھے یہ بھی عمل الترب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ عمل الترب کے تجارب بتلا رہے ہیں کہ انسان میں جمیع کائنات الارض کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایک قوت مقناطیسی ہے اور ممکن ہے کہ انسان کی قوت مقناطیسی اس حد تک ترقی کرے کہ کسی پرند یا چرند کو صرف توجہ سے اپنی طرف کھینچ لے۔ فتدبر ولا تغفل۔

"اِزالہ اَوہام" کے صفحہ 629میں ہے: ایک باشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی، بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔

> خط دوم قرنتھیاں باب ۱۱ آیت ۱۴۔ اور مجموعہ توریت میں سے سلاطین اول باب بائیس آیت انیس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری کا

"اَربعین" نمبر 2 صفحہ 13 پر لکھا ہے: کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ ۔

> ہے۔ مہدی کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک پہلو سے آدم وقت ہو حقیقی اور کامل مہدی نہ موسیٰ تھا کیونکہ اس نے صحف ابراہیم وغیرہ پڑھے تھے۔ اور نہ عیسیٰ تھا کیونکہ اُس نے توریت اور صحف انبیاء پڑھے تھے۔ حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی

اِن اُولو العزم مرسَلین کا ہادی ہونا درکنار انہیں ہدایت یافتہ بھی نہ مانا۔ نعوذ باللہ
حضرت عیسی علیہ السلام کی گستاخیاں : اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں اس نے کیں۔ اُن میں سے چند یہ ہیں۔

اپنی کتاب"معیار" صفحہ 13 میں لکھتا ہے: اے عیسائی مِشنریو! اب ربّنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے، جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

> شفاعت ہے۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے

اپنی کتاب معیار کے صفحہ 13-14 میں لکھتا ہے: خدا نے اِس امت میں سے مسیح موعود بھیجا، جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس

نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا، تایہ اِشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے، جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔

اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اِس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا۔
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اِس دُوسرے
مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمدؐ کے ص۱۴
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے
مرتبہ میں احمدؐ کے غلام سے بھی کمتر ہے۔ اے عزیزو! یہ بات غصّہ کرنے کی نہیں۔ اگر

اپنی کتاب "کشتی نوح کے " صفحہ 13 میں لکھتا ہے: مثیلِ موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیلِ ابنِ مریم، ابنِ مریم سے بڑھ کر۔

وہ متاع پائے جسکو موسٰی کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں
ہزار ہا درجہ بڑھکر۔ مثیلِ موسٰی موسٰی سے بڑھکر۔ اور مثیلِ ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر۔ اور وہ مسیح موعود

اپنی کتاب"دافع البلاء" ص ۱۵ میں لکھتا ہے۔خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے، لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا، جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

گیا کِس قدر ظلم ہے۔ خدا تو بپابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو
کسی طرح دوبارہ دُنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دُنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

"کشتی نوح " ص56میں لکھتا ہے: مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح ابنِ مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں، وہ ہر گز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں، وہ ہر گز دِکھلا نہ سکتا۔

ایلیا نبی۔ اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے
زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے
ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جبکہ میں ایسا ہوں تو اَب

"اعجاز احمدی" ص 13 میں لکھتا ہے یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ" ضرور عیسیٰ نبی ہے، کیونکہ قرآن نے اُس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اُن کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی، بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں

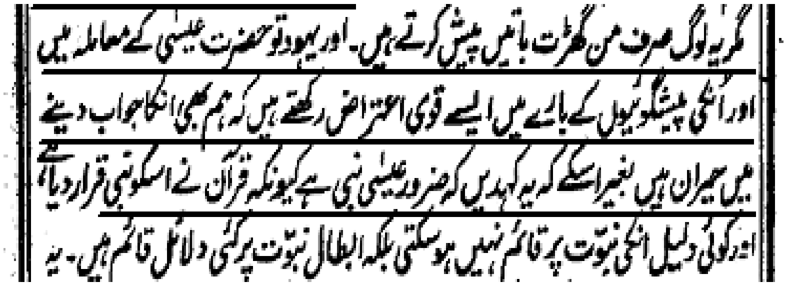

مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں۔ اور یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور انکی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی انکا جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اسکے کہ یہ کہدیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل انکی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہ

اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض کا صحیح ہونا بتایا اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جما دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بُطلان پر دلیلیں قائم ہیں۔

اعجاز احمدی کے ص 114میں لکھتا ہے:عیسائی تو اُن کی خدائی کو روتے ہیں، مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں۔

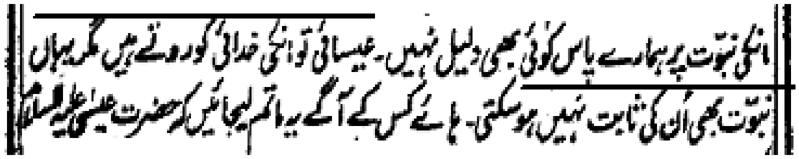

انکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو انکی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اُسی کتاب کے ص 24 پر لکھا :کبھی آپ کو شیطانی اِلہام بھی ہوتے تھے۔

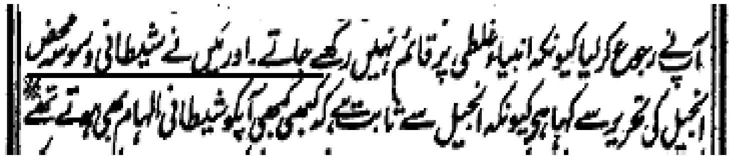

آپ نے رجوع کر لیا کیونکہ انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔ اور میں نے شیطانی وسوسہ محض انجیل کی تحریر سے کہا ہے کیونکہ انجیل سے ثابت ہے کہ کبھی کبھی آپکو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے*

اعجازی احمدی کے صفحہ 24میں لکھا: اُن کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔

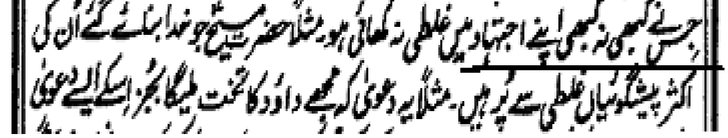

جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو۔ مثلاً حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔ مثلاً یہ دعویٰ کہ مجھے داؤد کا تخت ملیگا بجز اسکے ایسے دعوی

اعجازی احمدی کے صفحہ ۱۴ لکھتا ہے: ہائے! کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔

نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے

اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے۔

"دافع البلاء" ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے:ہم مسیح کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واﷲ تعالیٰ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا، حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا، مگر بُروز کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان

آ گئے ہیں کہ ثابت ہو کہ سچا منجی کون ہے۔ ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راستباز
آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ واللہ اعلم۔ مگر وہ
حقیقی منجی نہیں تھا۔ یہ اُس پر تہمت ہے کہ وہ حقیقی منجی تھا۔ حقیقی منجی ہمیشہ اور
قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور
تمام دُنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز
کے طور پر۔ خدا اُس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع
کرے۔ آمین

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

"ضمیمہ اَنجام آتھم" ص ۷ میں لکھا:آپ کا کنجریوں سے مَیلان اور صحبت بھی شاید اِسی وجہ سے ہو کہ جَدّی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر مَلے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر مَلے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔

ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے
ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ
لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے
سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

نیز اس رسالہ" ضمیمہ انجام اتھم" میں اُس مقدّس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کیے، مثلاً شریر، مکار، بدعقل، فحش گو، بدزبان، جھوٹا، چور، خللِ دماغ والا، بد قسمت، نِرا فریبی، پیرو شیطان ۔

حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا: (آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہّر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اورکسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔

> آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی
> عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط

ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ کا ہونا بیان کیا، جو قرآن کے خلاف ہے۔

اور دوسری جگہ یعنی "کشتی نوح" صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔

> حاشیہ: - یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی
> سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوزس۔ اور دو بہنوں کے نام
> یہ تھے آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گایلز مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶۔

غرض اِس دجّال قادیانی کی جھوٹی اور بیہودہ باتیں کہاں تک گنی جائیں کہ دیکھو اس نے ایسے نبی اُولو العزم جن کے فضائل قرآن میں مذکور ہیں کے بارے میں کیسےگندے جملے بکے ۔یہی وجہ ہے مرزا غلام احمد یہ سب کچھ بک کرکافر ہوا اور اس کے پیرو اس کو مسلمان جان کر کافر ٹھہرے ۔ بلکہ علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 20-11-2017

The ‘Aqīdah of Khatm Nabuwwah [i.e. the Finality of Prophethood] and Mirzā Ghulām Ahmad Qādiyānī

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: What is our belief regarding Khatm al-Nabuwwah [the Seal i.e. Finality of Prophethood]. Please can you mention it with proofs and why is it that Mirzā Ghulām Ahmad Qādiyānī and his followers are disbelievers? Please mention their beliefs; may Allāh reward you greatly.

Questioner: Abdullah from U.K.

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدايةَ الحَق والصواب

The belief of all Muslims regarding the Prophet of all Prophets Muhammad Mustafā [the Chosen One] ﷺ is this that the Noble Prophet is Khātam al-Nabiyyīn [the Seal of all Prophets], meaning he is the final of all Prophets and Allāh Almighty has concluded the system of Prophethood upon Muhammad Mustafā ﷺ, in that there cannot be any new Prophet during or after the blessed era of the Noble Prophet ﷺ. Whoever believes that someone can attain Prophethood in the same era as the Holy Prophet ﷺ or after, or even believes it to be possible, such a person is a disbeliever and if anyone doubts the disbelief of such a person, then he is also a disbeliever. This is because this belief is one which is qat’ī [absolute], īmānī [part of faith], Qur’ānī [established from the Holy Qur’ān], yaqīnī [definitive], idh’ānī [submitted towards] and ijmā’ī [agreed upon], just like Allāh ﷻ states in the Holy Qur’ān.

{مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا}
{Muhammad [ﷺ] is not the father of any man amongst you. Yes, he is the Messenger of Allāh and the Last of all the Prophets, and Allāh knows everything}

[Part 22, al-Ahzāb, v 40]

It is stated in Bukhārī Sharīf that the Noble Messenger ﷺ said that,

"وأنا خاتم النبيين"
“I am the final of all Prophets.”

[Sahīh al-Bukhārī, vol 2, pg 485, Hadīth no 3535]

In addition, it is stated in Tirmidhī Sharīf that,

"وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"

“I am the final Prophet; there is no Prophet after me.”

[Sunan al-Tirmidhī, vol 4, pg 93, Hadīth no 2226]

The Messenger of Allāh ﷺ stated that,

"إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ"

“Prophethood and Messengership have concluded; there will be no Messenger after me nor any Prophet.”

[Sunan al-Tirmidhī, vol 4, pg 121, Hadīth 2279]

A’lā Hazrat Mawlānā al-Shāh Imām Ahmad Ridā Khān, may Allāh shower mercy upon him, states in “al-Mu’tamad al-Muntaqad” that,

"ومنها: أن يؤمن بأن الله ختم به النبيين ---وهذه المسألة لا ينكرها إلاّ من لا يعتقد نبوته؛ لأنّه إن كان مصدقا بنبوته اعتقده صادقا في كل ما أخبر به، إذ الحجج التي ثبت بها بطريق التواتر نبوتُه ثبت بها أيضا أنّه آخر الأنبياء في زمانه وبعده إلى القيامة لا يكون نبي، فمن شك فيه يكون شاكا فيها أيضا، وأيضا من يقول: إنّه كان نبي بعده، أو يكون، أو موجود وكذا من قال: يمكن أن يكون، فهو كافر"

[al-Mu’tamad al-Muntaqad, pg 119-120]

The Imām of the Ahl al-Sunnah, the Reviver of the Religion, A’lā Hazrat Mawlānā al-Shāh Imām Ahmad Ridā Khān, may Allāh shower mercy upon him, states that having acknowledged the Noble Messenger Muhammad, the Messenger of Allāh ﷺ as Khātam al-Nabiyyīn [the Seal of all Prophets]; be it in terms of his blessed era or after, to regard the revival of a new Prophet as definitely & absolutely impossible and utterly invalid is a major Fard and part of certainty.

{وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّيْنَ} is Nass Qat’ī [a definitive text] of the Qur’ān; the one who denies, in fact not just deny but the one who doubts, in fact not just doubt but even the one who has the weakest form of an inkling of the possibility of a doubt whatsoever is an absolutely acknowledged disbeliever, cursed and whose abode is Hellfire. It’s not just this person who is a disbeliever, in fact even the one who comes to know of his cursed belief but does not regard it as disbelief, and also the one who gives room for any doubt in this disbelief also become disbelievers.

[al-Fatāwā al-Ridawiyyah, vol 15, pg 578]

It is stated in Durr Mukhtār that whoever comes to know of these disgusting matters and then,

"مَنْ شَکَّ فِيْ عَذَابِہٖ وَكُفْرِہ فَقَدْ كَفَرَ"

“Whoever doubts in the disbelief and punishment of someone who has such said becomes a disbeliever himself.”

[al-Durr al-Mukhtār, vol 6, pg 356-357]

[al-Fatāwā Ridawiyyah, vol 21, pg 279]

Mirzā Ghulām Ahmad and Qādiyānīs

Qādiyānīs are known as the followers of Mirzā Ghulām Ahmad Qādiyānī, and Mirzā Ghulām Ahmad Qādiyānī is the one who falsely claimed to be a Prophet. The claim of Prophethood itself was enough to become a disbeliever, as it is to reject Holy Qur’ān because the Noble Messenger Muhammad Mustafā ﷺ has been regarded as Khātam al-Nabiyyīn [the Final of all Prophets], however he did not just stop there.

He had the sheer audacity to be severely blasphemous with no care whatsoever in regards to the status of the Noble Prophets, upon whom be peace, especially Sayyidunā ‘Īsā, upon whom be peace, and his respected pure mother Siddīqah Maryam, may Allāh be pleased with them; Mirzā Ghulām actually used extremely filthy and vile words with regards to her honourable status.

There are more than 80 books of Mirzā, some of which are as follows: “Ānjām e Ātham”, “Zamīmah Ānjam-e-Ātham”, “Kashtī-e-Nūh”, “Izālah-e-Awhām”, “Dāfi-’ul-Balā’ wa Mi’yār Ahl-e-Istifā’”, “Arba’īn”, etc. He has arranged these books into 23 parts in the book named “Rūhānī Khazā’in”. Furthermore, there are many leaflets of this devil consisting of 3 types. Also, there are many impure works of his which are in 10 parts.

Now read and listen to his impure sayings which are present in these books. We have included the exact screenshot of the texts from the original books so that there is no room for doubt.

Mirzā claims on page 533 in “Izālah-e-Awhām” that the Lord Almighty has kept the name of this feeble person [referring to himself] as Ummatī in “Barāhīn-e-Ahmadiyyah” and a Prophet as well.

ایک شان نبوت بھی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے اسی
لئے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ اور یہ بھی

[Izālah-e-Awhām, pg 533 - with reference to - Ruhānī Khazā’in, vol 3, pg 386]

On page 52 of Anjām-e-Ātham, he claims [that Allāh said], “O Ahmad! Your name will be complete once Mine is complete.”

يرفع الله ذكرك۔ ويتم نعمته عليك في الدنيا والآخرة۔ يا احمد يتم
سامنے ہے خدا تیرے ذکر کو بلند کریگا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے گا۔ اے احمد تیرا نام پورا
اسمك ولا يتم اسمي۔ اني رافعك الي۔ القيت عليك محبة مني
ہو جائیگا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ میں نے اپنی محبت کو تجھ پر ڈال دیا

[Anjām-e-Ātham, pg 52 - with reference to - Ruhānī Khazā’in, vol 11, pg 52]

He has applied the blessed verses to himself which were in fact revealed with regards to the revered status of the Prophet of all Prophets, Muhammad Mustafā ﷺ.

He says on page 78 in Ānjām that,

{وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ}

{And We did not send you (O Beloved) but as a mercy for all the worlds}

The mercy is me. Also I take the following verse to mean my own self,

{وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ}

It is mentioned on page 6 in Dāfi-’ul-Balā’ that, “Allāh Almighty states to me,

أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ أَوْلاَدِيْ أَنْتَ مِنِّي وَأنَا مِنْکَ

‘O Ghulām Ahmad! You are in the place of My offspring; you are from Me and I am from you.’”

۔انت منی بمنزلة اولادی ۔انت منی وانا منک۔

۔تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔

He claims on page 688 of Izālah-e-Awhām that, “The Divine Inspiration and Divine Revelation of Muhammad Mustafā ﷺ used to turn out incorrect.”

جو عملی طور پر سکھلائے نہیں جاتے اور نہ اُن کی جزئیات مخفیہ سمجھائی جاتی ہیں انبیاء سے صفحہ ۶۸۸
بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے۔ مثلاً اس خواب کی بنا پر جس کا قرآن کریم
میں ذکر ہے جو بعض مومنوں کے لئے موجب ابتلاء کا ہوئی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد کیا اور کئی دن تک منزل بمنزل طے کر کے اس
بلدہ مبارکہ تک پہنچے مگر کفار نے طواف خانہ کعبہ سے روک دیا اور اُس وقت اس رؤیا
کی تعبیر ظہور میں نہ آئی۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی امید
پر یہ سفر کیا تھا کہ اب کے سفر میں ہی طواف میسر آ جائے گا اور بلاشبہ رسول اللہ صلعم کی
خواب وحی میں داخل ہے لیکن اس وحی کے اصل معنے سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ
نہیں کیا گیا تھا تبھی تو خدا جانے کئی روز تک مصائب سفر اُٹھا کر مکہ معظمہ میں پہنچے۔

It is claimed on page 8 in Izālah-e-Awhām that, “The prophecies & predictions of Hazrat Mūsā did not turn out to be in the manner which he had wished and hoped for.”

The purpose of him saying this was to try and demonstrate that the prophecies & predictions of Sayyidunā ‘Īsā were even more untrue and incorrect.

کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے حضرت موسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت
پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایت
ما فی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلطی نفس الہام

It is claimed on page 750 in Izālah-e-Awhām that, “The verse in Sūrah al-Baqarah, which mentions the incident of a dead person who was brought back to life after being struck with a piece of beef, was only used by Hazrat Mūsā to create unnecessary fear (i.e. a threat) and it was actually a form of mesmerism.”

اب اس قصہ سے وقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بعض کا خیال
ہے کہ یہ صرف ایک دھمکی تھی کہ تا چور بیدل ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے۔ لیکن ایسی تاویل
سے عالم الغیب کا عجز ظاہر ہوتا ہے اور ایسی تاویلیں وہی لوگ کرتے ہیں کہ جن کو
عالم ملکوت کے اسرار سے حصہ نہیں اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق علم عمل الترب یعنی
مسمریزم کا ایک شعبہ تھا جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات

Mesmerism is that branch of knowledge which Dr. Franz Mesmer pioneered and who was from Austria. This is such a science in which the effect of an image or thought is placed inside someone and then this person is asked about his hidden as well as future actions.

[Ferawz-ul-Lughāt, pg 1247]

He claims on page 753 of Izālah-e-Awhām that, “The incident in the Holy Qur’ān relating to the miracle of Hazrat Ibrāhīm and the 4 birds was also a result of mesmerism.”

کہ جو قرآن کریم میں چار پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ اُن کو اجزاء متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے
چار پہاڑیوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر وہ بلانے سے آ گئے تھے یہ بھی عمل الترب کی
طرف اشارہ ہے کیونکہ عمل الترب کے تجارب بتلا رہے ہیں کہ انسان میں جمیع کائنات الارض
کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایک قوت مقناطیسی ہے اور ممکن ہے کہ انسان کی قوت
مقناطیسی اس حد تک ترقی کرے کہ کسی پرند یا چرند کو صرف توجہ سے اپنی طرف
کھینچ لے۔ فتدبر و لا تغفل۔

It is claimed on page 629 of Izālah-e-Awhām that, "In the time of a certain king, 400 Prophets predicted his victory but they were all wrong as he lost the battle, in fact dying on that battlefield."

خط دوم قرنتھیاں باب ۱۱ آیت ۱۴۔ اور مجموعہ توریت میں سے سلاطین اول باب بائیس
آیت انیس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان
میں مر گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری

It is claimed on page 13, volume 2 of Arba'īn that, "Neither 'Īsā nor Mūsā could perfectly and completely be those who can guide."

ہے۔ مہدی کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک پہلو سے آدم وقت ہو۔ حقیقی اور کامل مہدی
نہ موسیٰ تھا کیونکہ اس نے صحف ابراہیم وغیرہ پڑھے تھے۔ اور نہ عیسیٰ تھا کیونکہ اس
نے توریت اور صحف انبیاء پڑھے تھے۔ حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی

These Ūlū al-‘Azm Messengers[1] being ones who can guide is out of the question according to him; he didn’t even regarded them as guided in the first place. We seek refuge in Allāh.

The blasphemy against Sayyidunā ‘Īsā

He has uttered many blasphemous statements specifically against Sayyidunā ‘Īsā, upon whom be peace, some of which are as follows:

He claims on page 13 in his book Mi’yār that, “O Christian missionaries! Do not say that ’ربنا المسيح‘ - ‘Īsā (Jesus) is our Lord’, for there is one amongst you (referring to himself) who is greater than ‘Īsā.”

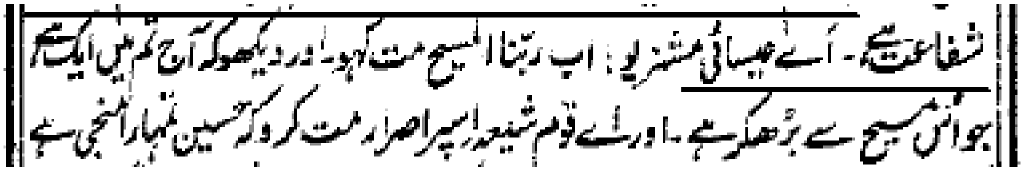

شفاعت ہے۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے
جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے

He claims on page 13-14 in his book Mi’yār that, “Allāh Almighty has sent a Messiah, in the present Ummah, who supersedes the past Messiah in glory and grace. He named this other Messiah Ghulām Ahmād; this is to suggest that the Messiah of the Christians is inferior in status and cannot even compare to a slave of Ahmad, meaning, how is he even a Messiah, who is also lower in terms of his ability to intercede and closeness to Allāh.”

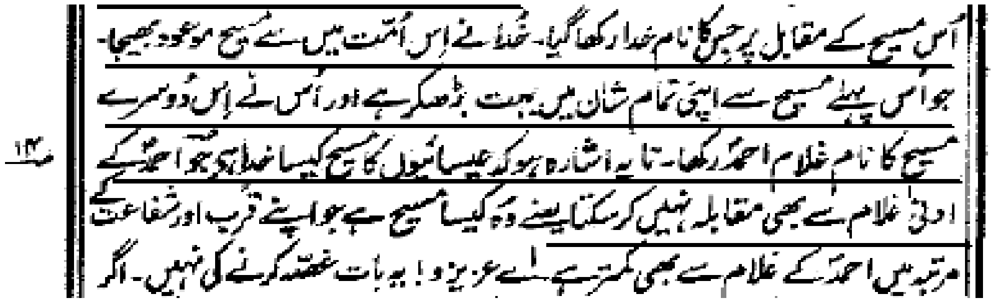

اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اِس دوسرے
۱۴ مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے
مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔ اے عزیزو! یہ بات غصہ کرنے کی نہیں۔ اگر

[1] 5 Messengers who are further unique to whom Allāh bestowed special abilities and qualities: Sayyidunā Muhammad Mustafā ﷺ, Sayyidunā ‘Īsā, Sayyidunā Mūsā, Sayyidunā Ibrāhīm and Sayyidunā Nūh - May Allāh Almighty send peace and blessings upon them all.

He claims on page 13 in his book Kashtī-e-Nūh that, “The example of Mūsā is greater than Mūsā himself and the example of the son of Maryam is greater than the son of Maryam himself.”

وہ مثل پائے جسکو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں
ہزار ہا درجہ بڑھکر۔ مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر۔ اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر۔ اور وہ مسیح موعود

He also claims on page 15 in his book Dāfi-‘ul-Balā’ that, “Allāh has power over everything, as per His promise, but He cannot bring back to earth a person who had already caused so much destruction to the world.”

گیا کس قدر ظلم ہے۔ خدا تو بپابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو
کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

He further claims on page 56 in Kashtī-e-Nūh that, “I swear, by the One in whose control is my life, that if ‘Īsā the son of Maryam was in my time, then he would not have been able to converse in the way that I do, and he would definitely not have been able to demonstrate the signs which I show.”

ایلیا نبی۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے
زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے
ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جبکہ میں ایسا ہوں تو اب

He writes on page 13 in I’jāz-e-Ahmadī that, “The Jews actually have such strong objections against the Prophethood of ‘Īsā that there is not much that even I can respond in order for it to be clarified. The only thing that I can say is that he is a Prophet because the Qur’ān says that he is a Prophet. With the exception of this,

there is no other proof of his Prophethood. Rather, there are a number of proofs which show the invalidity of his Prophethood.”

مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں۔ اور یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں
اور انکی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی انکا جواب دینے
میں حیران ہیں بغیر اسکے کہ یہ کہدیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہے
اور کوئی دلیل انکی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہ

He has regarded the objection from the Jews as correct from this statement of his own and, at the same time, has also objected on the Holy Qur’ān, saying that it preaches such matters & beliefs upon which there are proofs and evidence of their invalidity.

He says on page 14 in I’jāz-e-Ahmadī that, “Christians claim that he is God, whereas in actual fact, even his Prophethood isn’t even proven.”

انکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو انکی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں
نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

In the same book, he further states on page 24 that, “Sometimes, Hazrat ‘Īsā used to have satanic inspirations as well.”

آپ نے رجوع کر لیا کیونکہ انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔ اور میں نے شیطانی وسوسہ محض
انجیل کی تحریر سے کہا ہے کیونکہ انجیل سے ثابت ہے کہ کبھی کبھی آپکو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے

It is written on page 24 of I'jāz-e-Ahmadī that, "Most of his predictions & prophecies were incorrect."

جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو۔ مثلاً حضرت مسیحؑ جو خدا بنائے گئے اُن کی
اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔ مثلاً یہ دعویٰ کہ مجھے داؤد کا تخت ملیگا بجز اسکے ایسے دعویٰ

He further says on page 14 in I'jāz-e-Ahmadī that, "Ah! Where should I go to lament, that 3 of his prophecies were proven to be absolutely incorrect."

نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے

From this, he rejects his [Sayyidunā 'Īsā's] Prophethood.

He writes on the inside cover on page 3 of Dāfi-'ul-Balā' that, "I fully acknowledge that the Messiah [Sayyidunā 'Īsā] was a very great personality in comparison to others in his era, and Allāh Almighty knows best. I cannot however accept him as being a true saviour, as a true saviour in reality is one who was born in Arabia. Now I have come though in the form of a shadow [of a Prophet] - the humble Mirzā Ghulām Ahmad from Qādiyān."

آ گئے ہیں کہ ثابت ہو کہ سچا منجی کون ہے۔ ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راستباز
آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ واللہ اعلم۔ مگر وہ
حقیقی منجی نہیں تھا۔ یہ اُس پر تہمت ہے کہ وہ حقیقی منجی تھا۔ حقیقی منجی ہمیشہ اور
قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور
تمام دُنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز
کے طور پر۔ خدا اُس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع
کرے۔ آمین

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

It says on page 7 in Zamīmah Ānjām-e-Ātham that, “He [i.e. Sayyidunā ‘Īsā] had a very close relationship to a tribe of drifters; this was probably because of his ancestral relationship to that tribe. Otherwise, there was no other reason for a pious man like him to permit a young gypsy female to apply perfume purchased from her illegitimate earnings of adultery, to his head with her impure hands and to rub her hair against his legs. Those who understand will realise from this as to what sort of a person this was.”

ہو گی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے
ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ
لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے
سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

Furthermore, he has further attempted to severely attack this revered and chosen Messenger by using some utterly derogatory words, having accusing of him being evil, a cheat, stupid, foul mouthed, vulgar, a liar, a thief, dim-witted, unfortunate, utterly dishonest and a follower of the devil.

On page 7, he even disgustingly says with sarcasm up to the extent that, “Even his family are very pure and chaste. 3 of his paternal grandmothers and 3 of his maternal grandmothers were adulteresses and of bad character from whose blood he was born.”

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی
عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط

Everyone knows that a paternal grandmother is the mother of the father, so he has tried to claim that Sayyidunā ‘Īsā has a father, which contradicts the Holy Qur’ān itself.

He explicitly mentions in another place, namely Kashtī-e-Nūh on page 16, that Jesus Christ had 4 blood brothers and 2 blood sisters, meaning that they were the children of Sayyidunā Yūsuf and Sayyidah Maryam.

حاشیہ: - یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی
سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوزس۔ اور دو بہنوں کے نام
یہ تھے آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان الرجائیلز مطبوعہ لندن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶

In short, where is one meant to count the extent to which the false and atrociously disgusting statements of this Dajjāl Qādiyānī have reached; look as to how he has barked such filthy remarks regarding such a greatly revered and noble Prophet, who is amongst the Ūlū al-‘Azm Messengers and whose excellences have specifically been mentioned in the Majestic Qur’ān. This is the reason as to why, having barked all of this, Mirzā Ghulām Ahmad became a disbeliever, and his followers, thinking of him as a Muslim, are also regarded as disbelievers. In fact,

the Scholars of Islām agree upon the fact that he who even doubts the disbelief and punishment of such a person is also a disbeliever.

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri
Translated by Haider Ali